سوال

(664) ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے!

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مندرجہ ذیل سوال عرض کرتا ہوں۔ اگر جناب قولہ تعالیٰ۔ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ سورة الضحى کو مد نظر رکھ کر جواب باصواب سے مستفید فرمائیں۔ تو اسلامی حمیت سے بعید نہ ہوگا۔

سوال۔ سورہ بنی اسرایئل میں جب محمد رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا ﴿٩٠﴾ سورة الإسراء یعنی چند ایک معجزات ہمیں دکھلا۔ مثلاً چشموں کا پھوٹ نکلنا یا آسمان جا کر کتاب لانا تو اس جواب میں خدا نے ارشاد فرمایا۔

بَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ سورة الإسراء

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے!

جماعت اہل حدیث کی نسبت مخالفوں نے آج تک جس قدر حملات کئے ہیں۔ الحمدللہ ان میں سے بہت سے بے سروپا ہونے کی وجہ سے اوچھے پڑتے رہے۔ ان کی نسبت کبھی یہ کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ کبھی کہا گیا پڑھتے تو ہیں مگر یوں پڑھتے ہیں کان محمد رسول اللہ کسی صاحب نے کہا پھوپھی سے نکاح جائز کہتے ہیں۔ کسی نے کہا منی کو شکر میں ملا کر کھانے کو جائز کہتے ہیں۔ غرض کسی نے کچھ کسی نے کچھ جتنے منہ اتنی باتیں ان سب کے جوابات تو علماء اہلحدیث نے عموماً اور خاکسار نے خصوصاً رسالہ ''اہلحدیث کا مذہب'' وغیرہ میں دیئے ہیں۔ مگر آج جس مہربان کی مہربانی کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ وہ مہربان کوئی معمولی آدمی نہیں اس لئے اس کی مہربانی بھی معمولی سے بہت بڑھ کر ہے۔ آپ کا نام نامی واسم گرامی کیا بتلا سکتے ہیں۔ چند شعر ان کے مریدوں کے نقل کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے۔ انہیں میں آپ کا نام آ جاوے۔ وہ شعر کوئی معمولی نہیں بلکہ ایسے مقبول بارگاہ ہیں۔ کہ آپ نے وہ شعر سن کر شاعر کو خرقہ خلافت عطا فرمایا ہے۔ اس لئے ناضرین بڑی توجہ سے سنیں۔ شاعر کہتا ہے ہمارے حضرات ممدوح کون ہیں۔ ؟

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب   قطب عالم غوث اعظم وارث پیغمبراں

اس سے بھی ترقی سنئے!

وہ تو مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہہ دے   رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

کیاکہتے ہیں اور سنئے!

سُنا کرتے ہیں عیسیٰ کی مسیحائی کا شوروغل   دل مردہ کو تم زندہ بنا دوا ے میرے خواجہ

اور سنئے۔!

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں   مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

اتنا کہنے سے بھی پتہ نہ چلے تو اور سنیئے!

اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء ان کی سیرت ان کی عادت کا کہاں اس کے شک کو دور کرنے کے لئے مخلص مرید کہتا ہے ۔ اور حضرت ممدوح سنتے او سنکر انعام دیتے ہیں ناضرین بھی غور سے سنیں۔ اس سے زیادہ وضاحت مشکل ہے ۔

نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں وہ قطب زمان شاہ جماعت علی ہیں

انہی بزرگ کی مہربانی کا ذکر آج کرنے کو ہیں۔ آپ نے 23 فروری کو بمقام جموں (ریاست کشمیر) میں ایک تقریر فرمائی جو آپ کے رسالہ ''انوارالصوفیاء'' ماہ مارچ میں چھپی ہے ۔ اس کی پیشانی پر آپ کا نام نامی واسم گرامی یوں مرقوم ہے ۔

''تقریر حضرت تاج اصفیاء قدوۃ الاولیاء حضرت حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری 1(1)۔ مدظلہ۔

خُدا جانے اب کی دفعہ آپ کی تعریف پورے الفاظ میں کیوں نہیں لکھی گئی حالانکہ پیشتر اسی رسالہ ''انوار الصوفیاء'' میں جو تصوف کی تعلیم (نفس کشی) سکھانے کو جاری ہے ۔ حضرت شاہ صاحب کی پوری تعریف یوں مرقوم ہوتی رہی ہے ۔

''قدوۃ السالکین '' عمدۃ الواصلین تزکرۃ المتقدمین مفتخرالمتاخرین ہادي راہ دین متین رہنما قبلہ یقین عالم با عمل فی الشریعہ سالک مسالک طریقۃ

محقق حقائق حقیقت عارف معارف معرفت عالی جناب فیض اتساب

مرشنا و مولانا حاجی مولی سبط رسول اللہ حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوري نقشبندي مجددي توري مدظلہ اللہ تعالی علی رؤس المسترشدین الی یوم الدین (انوار الصوفیاء نمبر ۳ جلد ٥)

جن لوگوں کی اس قسم کی تعریف سن کر شک ہو کہ اس تعریف نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں چھوڑا تو ان کے لئے ہم آجکل کی ایک مثال دے سکتے ہیں۔

دہلی کے مشہور طبیب حکیم اجمل خاں صاحب کو سب جانتے ہیں۔ آپ کی شہرت اور صداقت اس سے مستغنی ہے ۔ کہ کسی تحریر میں آپ کو اس سے زیادہ لکھا جائے ۔ مگر اشتہاری

طبیب اورڈاکٹر صرف سادے نام پر قناعت نہیں کرسکتے۔ پس وانا کےلیئے یہی ایک مثال کافی ہے۔ اسی کوکہتے ہیں۔ شیر قالین وگراست شیر نیستاں وگراست۔

حضرت ممدوح نے اپنی تقریر میں اہل حدیث کووہابی کے نام سے یادکرکے مندرجہ زیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

''ہندوستان میں اس وقت نوکروڑ مسلمان موجود ہیں۔ جن میں اہل سنت کی تعداد سوا آٹھ کروڑ ہے۔ باقی پچاس لاکھ میں مرزائی وہابی نیچری اورچکڑالوی سب شامل ہیں۔ اگر اجماع امت قدامت اور میجارٹی معیارصداقت ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ جولوگ اہلسنت کے عروۃ الوثقیٰ سے ٹوٹ کر علیحدہ ہوگئے ہیں۔ وہ نااتفاقی پیدا کرنے کے مجرم ہیں۔ آج سے بیس سال پہلے ہندوستان میں کوئی مرزائی نہ تھا۔ آج سے ساٹھ سال کوئی وہابی نہ تھا۔ آج سے دس سال پہلے چکڑالوی نہ تھا اہل سنت اپنے مرکز پر تاحال قائم ہیں۔ اوراپنے ایمان کو متاع تجارت نہیں بناتے۔ اوراس میں روزانہ ترمیم و تنسیخ نہیں کرتے۔ ہمارا وہی ایمان ہے۔ جو ہم کو رسول اللہ ﷺ اور بزرگان کرام رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہے۔ وہابی۔ چکڑالوی۔ نیچری۔ مرزائی۔ سب ہم سے نکلے ہیں۔ اور شیرازہ قومی کو پراگندہ کرنے کے موجب ہوئے ہیں۔ (انوار الصوفیاء بابت ماہ مارچ 1914ء ص 9)

اہلحدیث

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کلام بلاغت نظام کو تاریخی سمجھیں یا الہامی جس کا ایک ایک فقرہ واقعات کے برخلاف ہے۔ ہندوستان میں 9 کروڑ مسلمانوں کی تعداد آج تک کسی کو بھی معلوم نہ ہوئی ہوگی۔ اورکسی کو توکیا ہوتی۔ خود سرکار کو بھی معلوم نہیں۔ کیونکہ سرکاری کاغذات میں بھی مع برما کے پونے سات کروڑ کے قریب ہیں۔ علیٰ ھذا یہ بیان بھی حضرت شاہ صاحب کا الہامی سمجھنا چاہیے۔ کہ ساڑھے آٹھ کروڑمیں سے صرف پچاس لاکھ باقی کل فرقے ہیں۔ اللہ اکبر! ایک معنی کو تو ہم اس بیان سے خوش ہیں۔ کیونکہ ایڈیٹر اصلاح ہمیشہ کہا کرتا ہے کہ ہم شیعہ ہندوستان میں قریب دو کروڑ کے ہیں۔ نیچری تو شاہ صاحب کی اصطلاح میں قریبا ساری تعلیم یافتہ جماعت ہے مرزائی بھی 4 لاکھ کے مدعی ہیں۔ باقی رہا کون؟ یہ غریب، جماعت اہل حدیث سو میرے خیال میں ان کا وجود کلی منطقی کی طرح بالکل ذہنی ہی ذہنی ہے خارج میں ان کا کوئی فرد متحقق نہیں۔ بہت خوب ہم بھی اس تقسیم پر راضی ہیں۔ اے کاش جناب شاہ صاحب ہمارے ساتھ ہندوستان کے ملک میں پھریں کہ اہلحدیث کی تعداد ذہنی نہیں بلکہ واقعی ہے۔ اورجہاں تک ہماری واقفیت ہے۔ ایک کروڑ 1۔ سے متجاوز ہے۔ باوجود اس کے ہم مانتے ہیں کہ ہماری تعداد حنفی گروہ سے کم 2۔ ہے کیوں کم ہے؟ اس کا جواب صاف ہے۔

تعیرنا انا قلیل عدیدنا   فقلت لہا ان الکرام قلیل

خیر یہ تو ایک معمولی واقعہ ہے۔ اصل بات جس کا ہم کو جواب دینا ہے۔ اورناضرین کے زہن نشین کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام میں فرقہ جدید کون ہے۔ اہلحدیث ہیں یا شاہ صاحب کے ہم مذہب اس موضوع پر ہم نے کئی ایک مرتبہ مفصل بحثیں کی ہیں۔ ممکن ہے ناضرین کو یاد ہو۔ آج بھی حسب ضرورت ان کو بالاختصار دہراتے ہیں کچھ شک نہیں کہ کسی فرقے کی ابتداء اس کے امام اوربانی سے پہلے کی نہیں ہوتی۔ بلکہ بعد یا برابر ہوتی ہے۔ حنفی گروہ امام ابو حنیفہرحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ کی طرف منسوب ہے۔ اوراس گروہ کے عقائد اورخیالات وہی ہیں جو ان کے اماموں نے فرمائے۔ حنفی کے معنی ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال پر عمل کرنے والا وغیرہ اور یہ ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی۔ بیس پچیس سال تک آپ تحصیل علم میں لگے رہے۔ تو دوسری صدی میں آپ طبقہ علماء میں ظہور پزیر ہوئے۔

اگر اس وقت بھی آپ کو یہ عزت حاصل ہوئی ہوکہ آپ کا فتویٰ جاری ہوگیا ہو تو لازمی بات ہے کہ حنفی فرقہ کی ابتداء دوسری صدی سے شروع ہوئی۔ پہلی صدی جو مسلمانوں میں طبقہ اول اور بہترین لوگوں کی تھی۔ اس میں نہ حنفی مذہب کا وجود تھا حنفی گروہ کا اس میں مسلمان کس طریق سے عمل کرتے تھے۔ اور مسائل شرعیہ میں کیا کرتے تھے۔؟ یہی ایک غورطلب سوال ہے۔ جس کا جواب ہمارے بھائیوں کو بہت سی غلط فہمیوں سے ہمیشہ کےلیئے نجات دے سکتا ہے۔ اس زمانے میں یہ لوگ یہ کرتے تھے کہ جس شخص کو مسئلہ معلوم نہ ہوتا۔ جس کسی عالم سے اسے ظن ہوتا اس سے قرآن وحدیث کا حکم دریافت کرلیتا۔ بس یہی ایک طریقہ تھا یہی اس کا مذہب تھا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ اورکتاب لانصاف فی بیان الاختلاف وغیرہ میں لکھا ہے۔ کوئی صاحب واقعات کی بناء پر ہم کو بتلادیں فرقہ جدید کون ہے۔ مگر مہربانی کرکے بتلاتے ہوئے جدت اور قدامت کی ابتداء ہم کو پہلے سمجھادیں۔ کہ ہندوستان میں جدت دیکھنی ہے۔

یا اسلام میں خاص ہندوستان میں فرقوں کی جدت دیکھنی ہے تو دیکھئے مگر ہم تو اسلام میں جدت دیکھیں گے۔ تاکہ جدید فرقہ کو بدعتی اور قدیم کو ہم سنی ہم کہہ سکیں۔ چنانچہ ہم نے تاریخی واقعات سے اپنا مطلب صاف کردیا۔ اُمید ہے شاہ صاحب اور ان کے دوست ہمارے معروض پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ ان کو فرقہ جدید کی ماہیت سمجھ میں آجاوے۔ تو ایسی جدت سے دستبردار ہوکر قدیم اسلام میں آکر ہمارے ہم نوا ہوکر گائیں گے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن   پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

ہم شاہ صاحب کے شکر گزار ہیں۔ کہ انھوں نے اہلحدیث سے اس مشہور الزام کا دفعہ فرمادیا جو جماعت پر لگایا جاتا ہے۔ یہ کہ فرقہ ایسا بُرا ہے کہ سب بُرے فرقے (نیچری۔ مرزائی۔ چکڑالوی وغیرہ) اسی سے نکلے ہیں۔ گو ہم تو اس الزام کا جواب اپنے رنگ میں دیا کرتے تھے۔ مگر جناب شاہ صاحب نے اسی الزام کو یوں رفع فرمایا کہ

''وہابی چکڑالوی نیچری مرزائی سب ہم (حنفیوں) میں سے نکلے ہیں بہت خوب

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(اہلحدیث امرتسر 17 اپریل 1914ء)

تشریح

(تشریح از قلم مولانا عبدالشکور صاحب شکراوی)

کتاب اللہ المجید اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عمل کی چیز ہمارے لئے صرف کتاب وسنت ہی ہے۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ قرآن اس لئے کہ وہ کلام الٰہی ہے۔ اور حدیث وسنت اس لئے کہ وہ صاحب القرآن کا قول وفعل ہے۔ انبیاء اور رسل کی اتباع اس لئے وہ معصوم عن الخطا ہیں۔ وہ امت کے لئے نمونہ بن کر آتے ہیں۔ جن کی اتباع کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ انسان نبی اور رسول کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنائے۔ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں جب کسی کو کسی سے کوئی چیز بنوانی ہوتی ہے۔ تو بنوانے والا کوئی چیز دے کر یہ کہتا ہے۔ کہ اس نمونہ کی کوئی چیز بنا کر لاؤ۔ جب وہ شخص اسی نمونہ کے مطابق وہ چیز لے کر آتا ہے تو بنوانے والا اصل اور نقل کا مقابلہ کرکے بنانے والے کو یہ بتاتا ہے۔ کہ بنائی ہوئی چیز مطابق اصل ہے۔ اگر وہ شے مطابق اصل ہوتی تو بنوانے والا بنانے والے کو ضروری دیتا ہے۔ اور انعام بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ شریعت انسانی زندگی کا وہ دستور العمل ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان دونوں جہاں کی فوز وفلاح حاصل کرکے اپنے رب کو راضی کرلیتا ہے۔ اور دنیوی واخروی حسنات سے صحیح معنی میں فیض یات ہوتا ہے۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے۔ کہ جس طرح حضور سید الانبیاء ﷺ کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے۔

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ ٢١ سورة الأحزاب

اسی طرح امم سابقہ کو بھی یہی حکم دیا گیا تھا۔ کہ تمہارے نبی اور رسول تمہارے لئے اچھا نمونہ ہیں۔ اپنی زندگی اور نبی اور رسول کی زندگی میں مطابقت پیدا کرو۔ اسوقت تک اہل کتاب کے پاس جو تاریخی مواد موجود ہے۔ اس سے ثبوت ملتا ہے۔ جس کا بہت سا حصہ قرآن مجید میں بھی وارد ہے۔

قَد كانَت لَكُم أُسوَةٌ حَسَنَةٌ فى إِبرٰهيمَ ٤ سورة الممتحنة

ہمارے لئے حکم کیا گیا ہے۔ بائیبل عہد عتیق اور عہد جدید سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ پہلی امتیں بھی صرف اپنے نبیوں ہی کی پیروی کرتی تھیں۔ انہوں نے کسی امتی کی پیروی کو اُصول شریعت نہیں بنایا۔ احبار ورہبان کے ملفوظات اور فتاووں کو انہوں نے دین نہیں بنایا۔ اور جب انہوں نے بنایا تو گمراہ ہوگئے۔ اور قرآن کریم صراحتاً بتاتا ہے۔ کے ان دو چیزوں کے سوا جو چیز اصول شریعت قرار دی جائے گی۔ وہ صراحتہ شرک فی الرسالت بدعت اور گمراہی ہوگی۔ کسی غیر نبی کی شخصیت کتنی ہی عظیم المرتبت ہو

وہ انسانی زندگی کا دستور العمل نہیں ٹھرائی جا سکتی۔ چونکہ امم سابقہ میں یہ بدعت بڑے زور سے پھیلی تھی۔ اور کلام الٰہی کو اور اسوہ نبی ﷺ کو چھوڑ کر احبار ورہبان کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ بنانے لگے تھے۔ اسی واسطے قرآن مجید نے اس مسئلہ پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ اور انسانیت کے اس سب سے بڑے خطرے سے خبر دار کر دیا ہے۔ اگر ہم قرآن مجید سے ایسی آیات کو جمع کر کے ان کی تشریحات کر دیں۔ تو یہ ہمارا مقالہ مقالہ نہیں رہے گا۔ بلکہ ضخیم کتاب بن جائے گی۔ اس لئے ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح آیا۔ اور کس طرح سے اس کی مخالفتیں کی گئیں۔ اور کون کون بزرگان دین اس ملک میں اس کے داعی بنے اور ان پر کیا بیتی۔

1۔ علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں ایک گاؤں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 660

محدث فتویٰ